

## صرف بائیس لاکھ کی چوری!

ماریشیس مختصر سامک ہے۔ کسی بھی طرح سے بہت اہم نہیں۔ تیرہ لاکھ آبادی کے ملک میں سیاحت ہی سیاحت ہے۔ مگر چند دن قبل اس چھوٹے سے ملک میں بالائی سطح پر ایمانداری اور غیر متعصب احتساب کی ایک ایسی شاندار مثال سامنے آئی، کہ رشک آنے لگا۔ مثال عجیب سی بھی لگی، اسلیے کہ ہمارے عظیم ملک میں ایسی درخشاں مثالیں تقریباً ہونے کے برابر ہیں۔ سیاستدان اور میری برادری یعنی سرکاری ملازم تو خیر ایسے ایسے تاریک کارنا مے انجام دیتے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ ہاں، ایک اور گزراش۔ وثوق سے عرض کر سکتا ہوں کہ کسی بھی دور کی حکومت کی کرپشن کے اصل سکیل کا لوگوں کو دو تین فیصد سے زیادہ ادراک نہیں۔ کرپشن کا بیشتر حصہ آج تک اللہ کے فضل و کرم سے با پرداہ ہے۔ ماریشیس کی بات ہو رہی تھی۔ اسکی صدر ایمنہ غوریب فاکم انتہائی تعلیم یافتہ خاتون ہے۔ برطانیہ کی ایکسٹریونیورسٹی سے کیمسٹری میں ڈاکٹریت حاصل کرنے کے بعد سیاست میں قدم رکھا۔ یہ کوئی زیادہ دور کی بات نہیں۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد 1987 میں واپس وطن آگئی۔ افریقی برا عظم میں اسے بے حد پذیرائی حاصل ہوئی۔ ایک تو خاتون ہونے کے ناطے اس نے ثابت کیا کہ کسی مرد سے کم نہیں۔ دوسری اہم بات یہ ہے ماریشیس آنے کے بعد فاکم نے تعلیمی شعبہ میں انقلابی تبدیلیاں لانے کی ضرورت پر زور دیا۔ اسکے بعد سیاست میں آگئی۔ خیر میدان سیاست کے معمولات بے حد پیچیدہ اور مختلف ہیں۔ انتہائی محنت سے فاکم 2015 میں ماریشیس کی صدر منتخب ہو گئی۔ اپنے خطے میں پہلی خاتون تھی جو صدر بننے میں کامیاب ہوئی۔ 2015ء میں ایک این جی اوسے وابستہ ہوئی تھی جو بنیادی طور پر افریقہ میں سائنسی تحقیق کو ترقی دینا چاہتی تھی۔ برطانیہ میں تشکیل ہوئی اس این جی او کا نام Planet Earth تھا۔ تنظیم کا بنیادی کام کیونکہ سائنس کو فروغ دینا تھا ہذا اسی کوئی بھی اس پر اعتراض نہیں تھا۔ ادارے نے فاکم اور اپنے دیگر ممبر ان کو کریڈٹ کا رڈ جاری کیے تھے۔ مقصد صرف یہ کہ وہ جب بھی اس این جی اوسکی سفر کریں، کسی ہوٹل میں قیام پذیر ہوں، تو ان پر مالی بوجھ نہ ہو۔ انکی جیب پر ذاتی حیثیت میں کسی قسم کا خرچہ نہ پڑے۔ یہ کارڈ 2016 میں جاری کیے گئے۔ سب کچھ معمول کی بات تھی اور کسی قسم کا کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ دو برس قبل، فاکم بحیثیت صدر دوہیئی گئی۔ سرکاری دورہ کے اختتام پر چند دن چھٹیاں لیں۔ واپسی پر دوہیئی ائیر پورٹ پر ڈیوٹی فری شاپ سے کچھ جیولری خریدی۔ اسکے علاوہ ذاتی استعمال کی چند اور اشیاء مزید لیں۔ اس شاپ پر کچھ زیادہ پیسے خرچ نہیں ہوئے۔ تقریباً اکیس ہزار امریکی ڈالر کا بل بنا۔ فاکم نے تمام ادائیگی اس کریڈٹ کا رڈ سے کر دی جو برطانوی این جی اونے جاری کیا تھا۔ بنیادی وجہ یہ بھی تھی کہ اسکی جیب میں ایک ہی طرز کے دو کریڈٹ کا رڈ موجود تھے۔ ایمنہ کو خریداری کرتے وقت اس غلطی کا احساس نہیں ہوا۔ خیر آرام سے اپنے ملک میں واپس آگئی۔ این جی اوسا لانہ آڈٹ ہوا تو معلوم ہوا کہ ایمنہ نے ادارے کے کریڈٹ کا رڈ سے یہ خریداری کی ہے۔ یہ معاملہ کسی طرح ماریشیس کے میڈیا میں روپورٹ ہو گیا۔ اسکے بعد کیا ہوا، تصور نہیں کیا جاسکتا۔ پورے ملک میں فاکم پر تقدیم شروع ہو گئی کہ اکیس ہزار ڈالر کی کرپشن کی ہے۔ اسکے خلاف مظاہرے ہونے لگے۔ فاکم کو غلطی کا احساس ہوا تو تمام رقم ادارے کے اکاؤنٹ میں واپس جمع کروادی۔ اسکے وکیل نے ٹوی پر آ کر پر لیں کا نفرنس کی۔ قوم کو اعتماد میں لیا کہ تمام رقم واپس کر دی گئی ہے اور فاکم

نے یہ سب کچھ غیر دانستہ طور پر کیا تھا۔ برطانیہ میں ادارے نے تصدیق کی کہ اکیس ہزار ڈالروپاپس جمع کروادیے گئے ہیں۔ مگر ماریشیں میں یہ سوال اٹھایا گیا کہ فاکم نے یہ سب کچھ جان بوجھ کر کیا ہے۔ یہ قم اپنے اوپر خرچ کی۔ کوئی حق نہیں تھا کہ ادارے کی طرف سے جاری کردہ کارڈ کو ذاتی استعمال میں لاتی۔ چند دن پہلے ماریشیں کا وزیرِ اعظم، اپنی خاتون صدر کے پاس گیا۔ بتایا کہ لوگوں میں ناجائز خریداری کی وجہ سے بہت غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ لہذا استغفاری دینے پر غور کرنا چاہیے۔ فطری بات ہے کہ اس سطح پر مشورہ دینے کا بھی ایک سلیقہ ہوتا ہے۔ ٹھیک دو دن پہلے، فاکم نے قوم سے اپنی غلطی کی معافی مانگی اور استغفاری دیدیا۔ پورے ملک نے چین کا سانس لیا کہ ایک کرپٹ صدر سے اسکی جان چھوٹ گئی ہے۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ فاکم پر کرپٹ کا جنم کتنا تھا۔ کرنی نرخ کے مطابق یہ تمام کرپٹن بائیکس لاکھ پاکستانی روپے کے برابر تھی۔ صرف اور صرف بائیکس لاکھ۔ یہ ایک زندہ معاشرے کی ایماندارانہ سیاست اور اچھی حکومت کی قبل تقلید مثال ہے۔

ذاتی طور پر فاکم کا استغفاری کا قدم عجیب سا لگا۔ وجہ صرف یہ کہ جس خطے اور جس ملک میں سانس لے رہا ہوں، وہاں سیاست، حکومت، ایوان اقتدار اور طاقت کے کھیل میں مالی ایمانداری کی سینکڑوں سال سے کوئی مثال نہیں۔ یا شاہد بہت ہی کم مثالیں ہیں۔ خطے کا لفظ اسلیے استعمال کیا، کہ ستر برس سے بہت پہلے بھی بہر حال کسی نہ کسی طرز کی حکومت موجود تھی۔ ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش اور افغانستان خیر اس نام سے تو موجود نہیں تھے۔ مگر جغرافیائی طور پر یہ تمام علاقے موجود ضرور تھے۔ اس پورے خطے میں شاز و نادری آپکو غیر متعصب احتساب اور ایمانداری کی کوئی مثال ملے۔ غیر متعصب احتساب کا لفظ سوچ سمجھ کر استعمال کر رہا ہوں۔ اسلیے کہ غیر جانبدار احتساب بھی اس خطے میں مکمل طور پر اجنبی سا ہے۔ ایک ناکام مسافر جو کب کا کسی اور جگہ جا بسا ہے۔

بر صغیر میں چاکلیہ نام کا ایک ہندو فلسفی تھا۔ ایک ہزار برس سے بھی پہلے اس فلسفی نے "آرتھاشترا" نام کی ایک شہر آفاق کتاب لکھی تھی۔ حیرت کی بات ہے کہ پندرہ صدیاں قبل لکھی جانے والی کتاب میں برصغیر کے سرکاری عمال کی کرپٹن اور بدنومنی کا ذکر ہے۔ چند رگپت موریا کے دربار میں موجود اس فلسفی نے طرزِ حکمرانی، حکومتی ناالصافی، معاشرتی بگاڑ کا ذکر بڑے سچے انداز سے کیا ہے۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ بھی موجود ہے۔ اصل میں اسے سنسکرت میں لکھا گیا تھا۔ پڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس خطے کا مقتدر طبقہ ہزاروں برس سے ذاتی فوائد حاصل کرنے کی دوڑ میں مصروف کا رہے۔ اخلاقیات یا کسی فلم کے ثبت عضر کے بغیر، صرف اور صرف دولت کمانے کے عمل میں دیوانوں کی طرح جلتا ہوا ہے۔ ایک اور تاریخی مثال دینا چاہتا ہوں۔ فرانس برنیر (Francois Bernier) ایک فرانسیسی ڈاکٹر تھا۔ سترویں صدی کی تین دہائیاں اسے برصغیر میں گزارنے کا موقعہ ملا۔ معانج ہونے کی بدولت اسے شاہ جہان، اور نگ زیب اور دارالشکوہ کے دربار میں کام کرنے کا موقعہ ملا۔ فرانس ایک بہترین معانج تھا، لہذا اسے شاہی دربار کے علاوہ، بادشاہ اور امراء کے گھروں میں جانے کا بھی اتفاق رہتا تھا۔ اس نے تمیں برس برصغیر کے شاہی محلات، پوشیدہ کہانیاں، ریشه دار نیاں اور سازشیں بذات خود بیکھیں۔ بعد ازاں، ڈاکٹر نے برصغیر میں مغلوں کے متعلق انتہائی خوبصورت کتاب لکھی۔ اس میں تمام اہم شخصیات، انکی عادات اور ذاتی روایوں پر سیر حاصل بات کی گئی ہے۔ مختصر عرض کروں گا کہ برصغیر میں اقتدار اور پسیے کے حصول میں نہ ماضی میں کوئی اعلیٰ اصول تھا اور نہ آج ہے۔ شاہ جہان کے دربار میں امراء کے قصے، دارالشکوہ اور اورنگ زیب کی باہمی لڑائیاں، اہم شخصیات کے اہل خانہ کی

داستانیں بالکل ایسی ہی ہیں، جیسے آج کی بات ہو۔ کئی بار تو یہ گمان ہونے لگتا ہے کہ برصغیر میں نئے ملک توبن گئے۔ مگر فطرت اور عادات بعینہ ایسی ہی رہیں، جیسے صدیوں پہلے تھیں۔ فرانس یہاں تک لکھتا ہے کہ یورپ کے بادشاہ اور امراء، برصغیر کے مقابلوں میں بہت بہتر ہیں۔ تاریخی تناظر میں دیکھیے تو ایمانداری اور میراث کا ہمارے پورے خطے سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رہا۔ ہاں، زبانی جمع خرچ میں ہم ہزاروں سال پہلے بھی کمال تھے اور آج کل بھی چرب زبانی اور اجتماعی دروغ گوئی میں اوجِ ثریا پر معمور ہیں۔

عجیب سا احساس ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ اتنا ادنیٰ کیوں ہے۔ ہم کردار کے اعتبار سے اتنے پست کیوں ہیں۔ بالخصوص، جب اپنے مقدتر طبقے کو دیکھتا ہوں تو رنج ہوتا ہے۔ اتنا جھوٹ، اتنی دروغ گوئی۔ ہمارے ہاں جو سیاسی رہنماء پنی پارسائی کی بذات خود قسمیں کھاتے ہیں۔ یورپ اور امریکہ میں انکی ناجائز جائیدادوں کا سب کو علم ہے۔ برطانیہ اور امریکہ کو رہنے دیجئے۔ دوہی اور فرانس جا کر کسی پاکستانی ٹیکسی ڈرائیور سے تھوڑا سا ذکر کیجئے۔ چشمِ ذدن میں مقدتر طبقے کے محلات، ہوٹل اور پلازاے گنوادیگا۔ اگر وقت ہو تو آپ کو دکھا بھی دیگا۔ کمال ہے کہ مقدتر طبقہ ملک کی دولت لوٹ کر باہر لی جانے میں کسی قسم کی شرم محسوس نہیں کرتا۔ اپنی ناجائز جائیداد کے سامنے کھڑے ہو کر اخلاقیات پر بھرپور پیچردیتا ہے۔ اس بے حیاء طبقے کو کون ٹھیک کریگا۔ کون انکے مسلسل جھوٹ کو گرفت میں لے ریگا۔ کوئی علم نہیں۔ ماریشیس کی سابقہ صدر فاکم معمولی سی کرپشن پر فارغ ہو چکی ہیں۔ انہیں پڑھانے کا شوق بھی ہے۔ میرا خیال ہے کہ فاکم کو پاکستان آکر ایک سیاسی ٹیوش سنٹر کھول لینا چاہیے۔ شائد میں غلط کہہ رہا ہوں۔ ہمارے سیاستدانوں کو افریقہ اور دیگر ممالک میں کوچنگِ الکٹڈ میاں کھول لینی چاہیے۔ ملک سے قومی دولت لوٹ کر یورپ، مشرق وسطیٰ اور امریکہ میں جائیدادیں خریدنے کی تربیت دینی چاہیے۔ پاکستانی ماہرین وہاں کرپشن کے نت نئے طریقوں پر حیرت انگیز فنی ٹریننگ دے سکتے ہیں۔ پوری دنیا کو اپنا مرید بناسکتے ہیں۔ فاکم تو بیوقوف تھی، کہ بائیکس لاکھ کی چھوٹی سی کرپشن پر صدر کے عہدہ سے ہاتھ دھوپٹھی۔ اسے مزید تربیت کی اشد ضرورت ہے۔ ہمارے خطے اور ملک سے بہتر درسگاہ کوئی اور نہیں ہے۔ کرپشن کی عظیم ترین یونیورسٹی!

راوِ منظر حیات